هدایة المتذبذب الحیران
فی
الاستعانة باولیاء الرحمان
کا
حضور غوث جلی
اور
حضور مہر علی کی راہ سے
انحراف
مصنف
شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا

# هدایۃ المتذبذب الحیران
# فی
# الاستعانۃ باولیاء الرحمان

جناب پیر نصیر الدین شاہ گولڑوی کا
حضور غوث جلی اور
حضور مہر علی رضی اللہ عنہما کی راہ سے
انحراف

اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی

ناشر
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام

نام کتاب ـــــــ ہدایۃ المتذبذب الحیران

مصنف ـــــــ مجدد الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی

کمپوزنگ ـــــــ محمد ناصر الہاشمی

نظر ثانی ـــــــ محمد نبیل احمد سیالوی

اشاعت ـــــــ جولائی 2004

تعداد ـــــــ 1100سو

ناشر ـــــــ جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا

قیمت ـــــــ

## ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا

فون نمبر:0451-724695

**اہل السنۃ پبلی کیشنز** شاندار بیکری والی گلی منگلا روڈ دینہ (جہلم)

فون نمبر:0541-634759

مکتبہ جمال کرم مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور فون:042-7324948

اگر آپ نبی اور رسول تھے تو تبلیغ فرماتے اور ان کے کفر وشرک اور دیگر گناہوں پر سکوت اور خاموشی اختیار نہ فرماتے لیکن اس سکوت کو اپنی سچائی اور حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش فرما رہے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ احکام کا پابند نہیں کیا تھا اور یہ ذمہ داری نہیں سونپی تھی میں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور تمہیں اتباع واطاعت کا حکم نہیں دیا۔ اگر میں نے اپنے طور پر جھوٹا دعویٰ کرنا ہوتا تو پہلے کر دیتا اور جب پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب بھی جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔

''شرح عقائد نسفی'' میں علامہ تفتازانی نے آپ کی نبوت والے دعویٰ پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا:

﴿واما نبوة محمد ﷺ فلانه ادعیٰ النبوة واظهر المعجزات﴾

یعنی آپ کے نبی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات ظاہر فرمائے (اور ہر ایسا شخص جو دعوائے نبوت بھی کرے اور معجزات بھی ظاہر کرے وہ نبی ہوتا ہے لہٰذا آپ نبی ہیں)

تو معلوم ہوا کہ دعوائے نبوت اور اظہار معجزہ کے بغیر نبوت ثابت نہیں ہوتی اور جب یہ دعویٰ پایا گیا اور معجزات اس دعویٰ کی تصدیق وتائید میں ظاہر ہوئے تو آپ کا مخلوق کی طرف مبعوث ہونا اور نبی ورسول ہونا متحقق ہو گیا۔

## عالم ارواح کے احکام جداگانہ ہیں

محبوب کریم ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور انبیاء علیہم السلام اس دیس میں آپ سے استفادہ فرماتے تھے۔ انبیاء علیہم السلام کی نبوت خارج میں موجود و متحقق نہیں تھی صرف

علم الٰہی میں نبی تھے جبکہ آپ بالفعل اور خارج میں نبی تھے اور انبیاء و رسل اور ملائکہ کے مربی اور فیض رساں تھے جیسے کہ "کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث" اور "قالوا متی وجبت لک النبوۃ قال و آدم بین الروح و الجسم" سے ظاہر ہے۔ لیکن عالم بشریت اور وجود عنصری کا حکم جداگانہ ہے۔ تمام لوگوں نے وہاں "الست بربکم" کے جواب میں "بلٰی" کہا اور ایمان لائے لیکن یہاں پھر ایمان لانے کے ساتھ مکلّف بھی ہیں اور کافر و مشرک اور مومن و موحد اور مخلص و منافق کی تمیز بھی ہے لہٰذا عالم ارواح میں نبی ہونے سے پیدا ہوتے ہی نبی و رسول ہونا لازم نہیں آتا۔

## پیرزادہ صاحب کا ذہنی انتشار اور تغافل شعاری

آپ فرماتے ہیں روز میثاق انبیاء علیہم السلام سے عہد لیتے وقت فرمایا گیا ہے ﴿ ثم جاء کم رسول ﴾ (الآیۃ) یہاں بھی آپ پر رسول کا لفظ بولا گیا ہے۔ اگر چہ آپ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے اور دیگر انبیاء علیہم السلام آپ سے مستفیض اور مستفید ہوتے رہے لیکن آیت کریمہ میں یہ مراد نہیں کہ انبیاء علیہم السلام سے وہاں ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیا گیا بلکہ اس قول باری تعالیٰ میں دنیوی بعثت کے متعلق ان سے عہد لیا گیا تھا

﴿ اذاخذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول ﴾

(الآیۃ)

**ترجمہ:**

یاد کرو اس وقت کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا تھا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو تمہاری نبوت اور کتابوں وغیرہ

ی تصدیق کرنے والا ہوگا تو ضرور بالضرور ان کے ساتھ ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے

ہر مفسر نے اس کا یہی معنیٰ بیان فرمایا ہے کہ دنیا میں آپ کے مبعوث ہونے پر اگر وہ رسل کرام اور انبیاء علیہم السلام ظاہری حیات کی ساتھ موجود ہوں تو وہ ایمان لانے اور امداد واعانت کے پابند ہوں گے اور اپنی امتوں کو بھی اس امر کا پابند کریں گے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے اور علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمان رسول ﷺ "لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی" کے تحت تفسیر بغوی کے حوالے سے یہی تصریح فرمائی ہے۔

کاش پیرزادہ صاحب کو آیت کریمہ کا پہلا حصہ بھی نظر آجاتا اور اس کا مطلب ومفہوم بھی ذہن میں آجاتا تو تمام مفسرین کی مخالفت کے مرتکب نہ ہوتے اور نہ اہل علم ودانش کے نزدیک ندامت وشرمندگی اٹھاتے۔

(1)۔ آیت کریمہ میں انبیاء علیہم السلام سے کتاب وحکمت عطا ہونے کے بعد یہ مطالبہ کیا گیا جبکہ روز میثاق تو ان کو کتاب وحکمت نہیں دی گئی تھی تو پھر اس عہد کی وفا کیسے پائی گئی اور ان کے لئے آپ کی رسالت اس آیت سے کیسے ثابت ہوگئی۔

(2)۔ یہاں مستقبل کے صیغے استعمال فرمائے گئے ہیں "لتؤمنن به ولتنصرنه" ضرور ایمان لاؤ گے ضرور مدد کرو گے۔ تو اس سے ماضی والا معنیٰ سمجھنا اور مراد لینا کیونکر روا ہوسکتا ہے اور جب وہ ایمان ونصرت کے ساتھ مکلّف عالم اجسام کے لحاظ سے ہیں تو پھر رسول مصدق ہونا آپ کا بھی عالم اجسام اور لباس بشری کے لحاظ سے ثابت ہوگا لہٰذا اس آیت کریمہ سے غار حرا سے قبل رسول ہونے کا اثبات سراسر دھاندلی اور تحکم ہے۔

(3)۔ان کو بھی آیت کریمہ میں ''النبیین '' کے وصف سے موصوف کیا گیا ہے تو کیا وہ بھی اس وقت بالفعل اور خارج میں وصف نبوت کے ساتھ موصوف تھے؟ جب نہیں اور بالکل نہیں تو اس آیت کریمہ سے آپ کا اس وقت '' رسول مصدق لما معکم '' ہونا کس طرح ثابت ہو گیا یا پیدا ہوتے ہی اس وصف سے موصوف ہونا کیسے ثابت ہو گیا؟

(4)۔حضرت علامہ سید محمود آلوسی نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کئے ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعلق نشاۃ عنصری اور دنیوی حیات سے ہے پہلا اور زیادہ ظاہر قول مولائے مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا نقل کیا ہے

﴿ عن علی رضی اللہ عنہ قال لم یبعث اللہ نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ و لینصرنہ وامرہ ان یاخذ المیثاق علیٰ امتہ لئن بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم وھم احیاء لیؤمنن بہ ولینصرنہ ﴾

(روح المعانی جلد 3 صفحہ 185)

وکذا فی تفسیر ابن الکثیر ( جلد 1 صفحہ 337)، (کبیر جلد 3 صفحہ 274)

**ترجمہ:**

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد والے حضرات تو ان سے یہ عہد لیا محمد کریم علیہ السلام کے متعلق کہ اگر آپ ان کی زندگانی میں مبعوث ہوں تو وہ ضرور بالضرور ان کے ساتھ ایمان لائیں گے اور ان کی امداد و اعانت کریں گے اور یہ حکم بھی ان کو دیا کہ وہ اپنی امتوں سے

بھی یہ عہد لیں کہ ان کی حیات میں اگر محمد ﷺ مبعوث ہوں تو وہ ضرور ان کے ساتھ ایمان لائیں گے اور ان کی امداد و اعانت کریں گے۔

## کیا پیرزادہ صاحب چالیس سال کے بعد والی نبوت ورسالت کو اہمیت نہیں دیتے؟

لہذا پیرزادہ صاحب کا اس کو اپنے اختراعی نظریہ کی دلیل بنانا قطعاً درست نہیں ہے اور یہ کہنا کہ اگر قبل از وحی آپ پر نہ لفظ نبی کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی لفظ رسول کا تو پیچھے بچ کیا جاتا ہے؟ ان علمائے اعلام کے ارشادات کی مخالفت بھی ہے اور محبوب کریم ﷺ کے اعلان نبوت اور دعوائے رسالت کے بعد والی نبوت و رسالت کو نظر انداز کرنا اور غیر ضروری اور غیر اہم سمجھنا بھی لازم آتا ہے حالانکہ آپ کے عالم عناصر میں تشریف لانے پر آپ کے اصل کمالات اور امتیازات واختصاصات کا ظہور اس دور میں ہوا اور قرآن مجید جیسا عظیم انعام اور ہدایت خلائق جیسی عظیم نعمت اس دور میں میسر آئی لیکن پیرزادہ صاحب اس کو پرکاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ پھر پیچھے بچ کیا جاتا ہے؟

پھر یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ صرف نبی ورسول کا لفظ بولنا وقت پیدائش سے لے کر چالیس سال کی عمر شریف تک یہ زیادہ اہم ہے یا عملی طور پر نبوت ورسالت کے ثمرات اور اثرات کا ظہور اور انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کاملہ کا ظہور اہم ترین امر ہے جس میں لوگوں کو شرک اور دیگر ذنوب و آثام سے بچایا گیا اور واصل الی اللہ کیا گیا اور ان کی تعلیم و تربیت اور تہذیب اخلاق کے ذریعے ان کو مہذب دنیا کا بھی مقتداء اور پیشوا بنا دیا گیا لیکن اس دور کو کوئی اہمیت دینا تو دور کی بات ہے اس کو نظر التفات کا حقدار بھی نہیں سمجھا جا رہا۔ پتہ نہیں آپ اس قدر فاتر العقل

اور کم فہم کیوں بن گئے ہیں؟ کہیں والد گرامی کی ناراضگی اور بددعاؤں کے اثرات تو نمایاں نہیں ہو رہے ہیں؟ **با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب**

## پیرزادہ صاحب معتزلہ کی راہ پر

پیرزادہ صاحب نے جبرئیل علیہ السلام کے ذات رسول ﷺ میں تصرف اور تاثیر کی دلیل کے طور پر قول باری تعالیٰ ﴿ علمہ شدید القویٰ ﴾ کو بھی ذکر کیا گویا نبی کریم ﷺ ان سے علوم کا استفادہ فرماتے رہے اور وہ معلم اور فیض رساں تھے۔ اور اس قول باری تعالیٰ سے معتزلہ نے اپنے اس نظریہ پر استدلال پیش کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام معلم ہیں اور آپ ﷺ متعلم اور مستفید اور معلم متعلم سے افضل ہوتا ہے لہٰذا جبرئیل علیہ السلام آپ سے افضل ہیں۔

"شرح عقائد نسفی" میں ہے

﴿ ذهبت المعتزلة و الفلاسفة و بعض الاشاعرة الیٰ تفضیل الملائکة وتسکوا بوجوه (الی) الثانی ان الانبیاء مع کونهم افضل البشر یتعلمون ویستفیدون منهم بدلیل قوله تعالیٰ "علمه شدید القویٰ" وقوله نزل به الروح الامین علیٰ قلبک و لاشک ان المعلم افضل من المتعلم ﴾

لیکن اہل السنّت ان کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

﴿ ان التعلیم من الله و الملائکة انما هم المبلغون ﴾

کہ دراصل انبیاء علیہم السلام کیلئے تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ملائکہ صرف ابلاغ اور پیغام رسانی کیلئے ہیں یعنی تعلیم کی نسبت ملائکہ اور بالخصوص جبرئیل علیہ السلام کی طرف مجازی طور پر کی گئی ہے۔

الغرض یہ استدلال بھی پیرزادہ صاحب کا معتزلہ اور فلاسفہ کا فیض ہے اور یہ نظریہ بھی ان کی اتباع واقتداء کے طفیل ہے اور اہل السنت کے عقائد ونظریات اور مذہب مختار سے بے خبری پر مبنی ہے۔

اللہ تعالیٰ اتباع حق کی توفیق عطا فرمائے اور اسلاف کی راہ پر گامزن فرمادے۔ آمین

☆☆☆☆☆